N° A B 109

جلد ۱۷ | بمبئی دوشنبہ ۱۷ صفر المظفر سنہ ۱۳۲۰ھ مطابق ۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۲ء | نمبر ۱۸

مقدمۃ الجیش

صلح کس جانور کا نام ہے

لیجئے بیان تو یہ خوش منائی جا رہی ہے کہ بس اب کوئی دم میں صلح ہوا چاہتی ہے [illegible]

افغانستان کی بغاوت

انگریزی اخبار کے نامہ نگار [illegible]

ہندو یورپین

یورپ میں [illegible]

اتھو بربادی ہی بربادی

جزائر سینٹ ونسنٹ (واقع امریکہ) کی بربادی کی خبر آئے ایک مہینا بھی نہین گذرا تھا کہ کراچی کے طوفان بے تمیزی کی خبر آگئی۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جزائر سینٹ ونسنٹ جیسا حال کراچی کا نہین ہوا۔ مگر طوفان تو ایسا ہی اندیشہ ناک تھا۔ ایک تو قہر کی آندھی۔ اوپر غضب کا مینہ۔ ہر ایک ع تم ہے کم نہین ہر تو ہم تمسے کم نہین ہے کا مصداق۔ گذشتہ شنبہ اہل کراچی کے لئے قیامت کا روز تھا۔ عجب نہین جو وہ یہی سمجھہ بیٹھے ہون۔ کہ زمانہ کے انقلاب کی وجہ سے جمعہ کے بدلے منگل ہی کو قیامت کا نزول ہوگیا۔ واقعی سمان تو کچھہ ایسا ہی بندھ گیا تھا۔ پہلے تو آندھی کا زور ہوا۔ اور مینہہ برسا تو ایسا برسا۔ کہ خدا کی پناہ۔ کار بچہ مادر نتوان کرد ہمہ تمام کند کا مصداق تھا۔ درخت اور تار کے کھمبے تو آندھی نے اوکھاڑ دے۔ اور مکانات کا اوت مٹیا مینہہ نے کردیا یون تو کئی مرتبہ کراچی مین آندھی آئی۔ مگر ایسے کچھہ ہی ادھا دھند آندھی چلی کہ اوسنے لوگون کے ہوش پراگندہ کردیے۔ بڑے بڑے جہاز جو لنگر ڈالے کھڑے تھے ہوا کے تھپیڑون نے انکی زنجیرین ہی توڑ دین اور پانی کے ہچکولون نے ایسی دھکا پیلی کی کہ وہ کہین کے کہین جا پڑے۔ ہمارے بندرگاہ کے قریب ایک درخت اسقدر پرانا تھا کہ لوگ اسے حضرت نوح کی یادگار سمجھتے تھے اور اسکی جڑ بھی ایسی مضبوط تھی کہ بڑی بڑی آندھیان آئین لیکن وہ کبھی ٹس سے مس نہین ہوا۔ مگر اب کے طوفان بے تمیزی کو وہ بھی نہ سہہ سکا۔

مسلمانو ڈوب مرو

چندہ حجاز ریلوے کی نسبت ہمکو چیختے چلاتے تقریباً دو برس گذر گئے۔ لیکن عام مسلمانون کو ذرا بھی اسطرف توجہ نہین ہوئی۔ نام خاص خاص خدا کے مالی ہمت بندے جو اس کار خیر کی طرف رجوع ہوگئے۔ اونکی تعداد اتنی بھی نہین کہ فیصدی ایک ہی سمجھہ لیا جائے۔ ہندوستان مین چھ کروڑ مسلمانون کی آبادی کا تخمینہ ہے۔ اگر فی نفر پیسہ ہی وصول ہوتے تب بھی ڈیڑھ کروڑ روپیہ ہوجاتا۔ غضب خدا کا کہ چھہ کروڑ مسلمانون کی تعداد سے دو لاکھ بھی چندہ نہ نکل سکا۔ اگر ایسا کوئی کام کسی غیر قوم کے سے نکل آتا تو دیکھتے اونکی عالی ہمتی۔ لاکھون کیا کروڑون کا ڈھیر لگا دیتے۔ ہمکو تو ہند کے مسلمانون سے یہ امید تھی کہ کئی سال سے حج کی رکاوٹ ہے۔ ہزارون شخص ہر سال ہمت کرکے رہجاتے ہین۔ وہ لوگ جب حجاز ریلوے کا حال معلوم کرینگے تو بڑے شوق کیساتھہ چندہ مین بڑی بڑی رقمین دے ڈالین گے۔ اور یون ہی گھر بیٹھے حج کا ثواب کمالین گے لیکن افسوس کہ کسیکو ذرا بھی جوش نہ آیا۔ مسلمانان بمبئی کی طرف جب خیال جاتا تھا تو بے تکلف یہی یقین ہوتا تھا کہ اگر کسی نے ذرا بھی انکو اسطرف توجہ دلادی تو یہ چندہ کا کیا ٹھیک ہے یہان کی جو اسلامی توجہ ہے وہ مشہور ہے۔ اگر مکہ شریف سب کا قبلہ و کعبہ ہے۔ اس کار خیر کی طرف کل تو مین ٹڈی دل کی طرح ٹوٹ پڑینگی ایک آدھ ہی مہینے مین دو تین کروڑ روپیہ ہو جائیگا۔ مسلمانان بمبئی تمام ہند کے مسلمانون کی عزت سنبھال لین گے لیکن یہان تو ڈھاک کے تین پات ہی رہے۔ دور سے تو ہم جوش دلا دلا کے تھک مرے۔

عام چرچا

ہورہا ہے۔ کوکنی کمیٹی نے بھی چندہ کے لئے ایک جلسہ کرکے تحریک کی۔ انجمن اسلام نے بھی عام مسلمانون کو رغبت دلائی۔ اس سے زیادہ اور کیا توجہ دلائی ہوگی کہ اعزاضوتی بوچھاڑ سے گھبرا کے آنریبل مسٹر بدرالدین طیب جی نے پانچسو کی رقم فہرست چندہ مین چڑھا دی لیکن اسپر بھی یہان کے مسلمانون کو کچھہ غیرت نہ آئی بیسیون موتی تولنے والے سیٹھیے یہان ایسے بھی ہین کہ لاکھون روپیہ گھر مین پڑا سڑ رہا ہے۔ مگر اونکا خیال تک بھی چندہ حجاز ریلوے کی طرف مائل نہین ہوتا۔ غرض یہ ہے کہ بمبئی مین مسلمانون نے بالکل لٹیا ڈبو دی غیر قومون کو بھی مسلمانون کی اس غفلت و ضعف ایمان پر افسوس ہوا۔ اور یہان تک ہوا کہ مسلمانون کو جوش دلانے کیلئے ناولٹی تھیٹر کے مالک و منیجر (پارسی) کو جوش آگیا۔ اور انہون نے یہ سمجھا کہ ہم مسلمانون سے کماتے ہین عام مسلمانون کے فائدہ کے لئے اعلیحضرت سلطان المعظم نے حجاز ریلوے کی بنیاد ڈالی ہے۔ اسلئے مناسب ہے کہ ایک کھیل (تماشہ) کا روپیہ حجاز ریلوے کی نذر کردیا جائے۔ (یہ تماشہ پنجشنبہ کو ہوگا۔

اسکی اطلاع سلطان الاخبار (روزانہ) مین دیگئی تو ایک مسلمان صاحب بہت ہی بگڑے اور انہون نے ایک بڑا لمبا چوڑا شکایتی دھر سنیا جسکا نتیجہ یہ تھا کہ اس سے تو یہ بہتر ہے کہ چند خوبصورت لڑکیان حجاز ریلوے کے نام کی بازار مین کمائی کیلئے بٹھا دی جائین افسوس ہے کہ ان حضرت نے قرآم لکھتے وقت بھی گریبان مین منہ ڈالکر نہ دیکھا کہ ہم مین

مہذب قوم کی لوٹ مار

ہندوستانی مذہب میں یہ بہت بڑا فرض ہے کہ جب کبھی ورثہ کا فساد ہوتا ہے سو ذرا سی بات جس فریق کی زبردست ہوتی ہے وہ فریق مخالف کی پونجی پر بھی قبضہ ڈال دیتا ہے جو نہایت ہی ذلیل اور ناجائز حرکت ہے۔ اب کوئی مہذب قوم سے پوچھے کہ تمہاری تہذیب کا اصول کیسی تہذیب ہی سے انکو [illegible] میں بڑا ہوا ہے۔ یہاں کی قوم تو دولتی جھگڑے ہی میں لوٹ مار کرتی ہے جو حیثیت جنگ میں مال جائز ہی سمجھا جاسکتا ہے۔ اور خبر آئی ہے سینٹ ونسنٹ میں ہر قسم کی مہذب قوم آباد ہے اسکے بدمعاشوں نے مردوں کو مارا۔ چنانچہ خبر آئی ہے کہ سینٹ ونسنٹ کے باشندے جو پہاڑ کی آتش فشانی سے سر پر پاؤں رکھکر بھاگ رہے تھے۔ مہذب بدمعاشوں نے انکو بچا بچا مارا۔ جسکے پاس کوئی قیمتی چیز دیکھی بارود کا مال بچکے چھین لی۔ مگر آفت کے مارے لوگوں کا یہ حال تھا کہ ادنیٰ ذرا سی دھمکی سے زر و جواہرات کے صندوقچے اور ریشمی کپڑوں کے صندوق بدمعاشوں کے حوالے کر دیتے تھے وہ وقت ہی ایسا تھا زر و جواہرات کو لیکر لوگ کیا کرتے۔ ہر شخص یہی سمجھتا تھا جان بچی لاکھوں پائے۔ غرض مہذب بدمعاشوں کے گھر تو عید ہو گئی۔ لوگ برباد ہو گئے اونکی بلا سے اب اوس گروہ کی ڈھونڈھیا ہو رہی ہے۔ ۵۰ بدمعاش پکڑے ہیں اور انکو ۵۰ سال کی قید ہوئی۔ ہمارے نزدیک تو ان سبکو پھانسی دیجاتی تو بہت بہتر ہوتا کیونکہ وہ لوگ خونی ڈاکوؤں سے بھی بڑھکر نکلے یہی برباد کی

صلح کی گپ شپ

لارڈ کچنر بہادر نے اپنی طرف سے تو صلح کے لئے کوئی کسر نہیں اوٹھا رکھی۔ یہ تو وہ کبھی کر نہیں سکتے تھے کہ خود بوئروں سے صلح کی درخواست کرتے۔ لیکن بوئروں کی درخواست صلح کو اونہوں نے نہایت ہی قبولیت اور شتابی کی نگاہوں سے دیکھا صلح کی سلسلہ جنبانی کیلئے جو جو کچھ بوئر کہتے ہیں لارڈ کچنر منظور کرتے ہیں۔ وہ روزانہ کروگر کو شریک ہونے کے لئے ہی لارڈ کچنر نے پروانہ جاری کر دیا کہ جو فوج کانفرنس صلح میں شریک ہونا چاہے راستہ میں وہ نہ روکا جائے۔ صلح کے لئے جو بوئر کمربستہ ہوکے کوشش کر رہے ہیں لارڈ کچنر اونسے نہایت مہربانی سے پیش آرہے ہیں۔ آجکل لارڈ کچنر بہادر بھی پریٹوریا میں ہیں۔ اور فوجی افسر بھی وہیں آگئے ہیں۔ اور کمال یہ ہے کہ لارڈ کچنر کے پہلو ہی میں رہنے کے لئے اونہوں نے مکان لیا کہ آتے ہی اونہوں نے ایسا خلا ملا پیدا کر لیا کہ گویا برسوں کے دوست ہیں۔ کانفرنس کی کارروائی شروع ہو گئی۔ دو تین جلسے ہو چکے مگر ہنوز مطلب مفقود ہے۔ ایک کچھ کہتا ہے تو دوسرا کچھ کہتا ہے۔ کوئی دبی کہتا ہے کوئی [illegible]۔ مطلب اکثر کا یہی ہے کہ آزادی ملنی چاہئے اور یہی گورنمنٹ کی چڑ ہے۔ انہوں کو آزادی کب دیسکتی ہے۔ کہ جو انگریزوں کے خون کے پیاسے ہوں۔ ہمارے نزدیک تو یہ چال معلوم ہوتی ہے۔ ہمارے مخالف تو یہ سمجھتے ہوں گے کہ جلسہ تاجپوشی جو قریب ہے اوسکی خوشی منانے اور فوج کو راحت حاصل کر لینے کے لئے لارڈ کچنر

فوج سرداروں کے التجا

کا ہرگز [illegible] کہ اچھا اگر تم ہمارا ساتھ نہیں چھوڑتے ہو۔ تو کچھ دن کے لئے ندامت اٹھا بیٹھ جاؤ۔ لیکن اصل یہ ہے کہ بوئروں نے خود درخواست صلح پیش کی ہے۔ ہمارے نزدیک یہ بھی بوئروں کی ہماری چال معلوم ہوتی ہے۔ لارڈ کچنر کے مکان کے قریب مکان لینا نہایت [illegible] لارڈ کچنر بہادر تو یہ سمجھتے ہوں گے کہ انگریزی شان و شوکت کے رعب میں ہیں اور انگریزی اخلاق کے ایسے گرویدہ ہو ہیں۔ پاس رہنے سے [illegible] کا عقیدہ پکا ہو جائے۔ اور وہ [illegible] سمجھتے ہوں گے کہ شکار کی تاک لگائے [illegible] موقعہ لگیا [illegible] ایسا نہ ہو کہ موقعہ پانے پر وہ [illegible] ہیں۔ اور اگر اونکا منشا یہ نہیں ہے۔ یا اسمیں وہ کامیاب بھی نہ ہوسکے (خدا کرے کہ نہ ہوں) تب بھی یہ فائدہ تو اونکو ضرور ہوگا۔ کہ مہینے ڈیڑھ مہینے کی مہلت میں وہ اپنا سامان جنگ بطرح درست کر لیں گے۔ دلشکستہ فوجکی ہمت بھی بندھ جائیگی۔ جو فوج کہ اوسان باختہ ہوکے انگریزوں کے طرفدار ہیں۔ فوج سرداروں کی پند و نصائح سے عجب نہیں جو وہ بھی راہ راست پر آجائیں۔ غرض وہ تو ہر طرح اس ڈھیل ڈھال سے فائدہ اوٹھا سکتے ہیں لارڈ کچنر بہادر انکی درخواست صلح سے اتنا فائدہ اوٹھا سکتے ہیں کہ جشن تاجپوشی کی خوشی چین کے ساتھ منالیں۔ بہادر فوج اطمینان کے ساتھ جلسہ کے روز ہپ ہپ ہررے کا نعرہ مار کے [illegible] کلفت دور کر سکے لیکن فائدہ

تین مین نہ تیرہ مین

شہرت پرست حضرات بھی اپنے نام کا ڈنکہ بجانے کا خوب موقعہ تاکتے رہتے ہین لیکن بعض وقت وہ بجائے کامیاب ہونے کے ایسی منہ کی کھاتے ہین کہ (بشرط غیرتمندی) اپنے آپکو منہ دکھانے کے قابل نہین سمجھتے - کیونکہ عام کی انگشت نمائی - اور "تین مین نہ تیرہ مین سُتلی کی گرہ مین" والی مثل کی مصداق بن کر شہرت پرست حضرات بجائے شہرت کے تشہیر کے درجہ تک پہنچ جاتے ہین - ۱۰ مئی کے ٹائمز مین ایک صاحب شیخ ابراہیم حافظ (قرآنی نہین خاندانی) نے اپنے خاص نام سے ایک مراسلہ شایع کرایا ہے - یہ تو ہمین پتہ نہین لگا کہ وہ گہر ریزی یا خامہ فرسائی کن حضرت کی ہے مگر ان رائی خاص آپکی ہے - اور واقعی بہت موزون - بہت مناسب - بہت عمدہ - بہت خوب بہت بہتر - بہت اچھی - بہت ٹھیک - بہت درست بہت معقول ہے - اس فکر پہ آفرین - اس سوچ بچار پر مرحبا - ماشاءاللہ خوب سوجھی - بقول حضرت ذوق "موزون ہر جا بر وقت بولا" آپکو بھی بر وقت سوجھی - اپنے موزن کی شان مین تو ذوق صاحب نے یہ فرمایا ہے "تری آواز کے اور ہیتے" ہمکو معزز رائے دہندہ کی شان مین یہ کہنا چاہئے ع تری آواز آئے پسند وقت کیون نہو - بیدار مغز ایسے ہی ہوتے ہین - اور کوئی ہو یا نہو - مگر آپکو تو ہونا ہی چاہئے کیونکہ آپ پٹھان صاحب ہین خانصاحب بلکہ جان جانی نفلین - مگر منشی ... خانصاحب (افغانی) ہین ... کیا دیان بھی کو ... کہ اے یار ... نکلتے ... بہادر ... ناصر ... قرینہ ...

ہندو دھرم کی احتیاط

چشم بد دور بنارس کی ہندو سبھا اپنی شہرت کے ذریعے خوب تصنیف کرتی رہتی ہے - مگر وہ تجویزین قابل مضحکہ اور مسلمانون کو چونکا دینے والی کیون نہون - لیکن اوسکو تو ایک نہ ایک اٹنگر لگا کر ڈھکوسلا کہنے سے مطلب رہتا ہے حال مین اوسکو یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ ہندو قوم دنیا بہر کی قومون سے معزز و ممتاز اور پاکیزہ ہے - غیر مذہب والے کی لاولپیٹ تو کیا - صرف ہوا لگ جانے سے بھی ہندو دھرم پر ناپاکی کا دھبہ لگ جاتا ہے - اسلئے اسکی احتیاط ضرور ہونی چاہئے - اوس کے نزدیک اور تو سب اوقات مین احتیاط خاطر خواہ ہو سکتی ہے - صرف سفر ریلوے مین مجبوری ہے کہ ریلوے ملازم گھٹیا دیکھین نہ بڑھیا - پاک دیکھین نہ ناپاک - موٹا دیکھین نہ پتلا - ایک ہی گاڑی مین ہر قسم بہرترکیب - ہر مذہب کا ماش مسور ... چلا کر دیتے ہین بخیال ہندو دھرم رکھشک سبھا "ہندو دھرم کا تو اس بد عنوانی سے بالکل ناس ہو جاتا ہے - اسلئے اوس نے حضور وایسرائے کی خدمت مین عرضی بھیجی ہے کہ ہندو دھرم کی حفاظت چونکہ بہت نازک ہے - اسلئے ہماری التجا ہو کہ اعلی درجہ اور شریف ہندوؤن کے لئے سفر ریلوے مین خاص احتیاط منظور کیجائے اور اوسکی ترکیب یہ ہے کہ ہر ٹرین مین ایک ایک درجہ بڑھیا ہندوؤن کے لئے خاص کر دی جاوے تاکہ اونمین سوائے ہندوؤن کے اور کسی مذہب و ملت یا نیچ ذات کا ماش گھسنے نہ پاوے - دیکھین جواب کیا ملتا ہے -

جرمن بھی چوہون سے ڈر گیا

ابتدائی طاعون مین جب ڈاکٹر بہادر طاعون کی چھان بین کر رہے تھے تو اسی اثنا مین ایک ڈاکٹر صاحب کی سمجھ مین یہ وجہ آگئی کہ طاعونی مادہ چوہون سے پھیلتا ہے یعنی مرے ہوئے چوہے گھر بہر کو لے مرتے ہین - لہذا ڈاکٹران بہادر کی صلاح سے یہ تجویز پاس ہوگئی کہ ساری بمبئی کے چوہے مار ڈالے جائین - اور جس گھر مین چوہا مرا ہوا نکل آئے - اوسکو دھو دھلا کر صاف کیا جائے - اس تجویز و تشخیص سے جو لوگون کو فائدہ پہنچا وہ تو ظاہر ہے میونسپلٹی جون جون چوہے مارتی گئی وون وون طاعون مشتہر ہوتا گیا - ڈاکٹرون کی تجربہ کاری نتیجہ نکلے یا نہ نکلے مگر اونکا ہی ہے بلکہ اونکی خوبی ہے - بہر حال مین اونکی تجویز اور صلاح حکیم لقمان کی پند و نصایح کی طرح آب زر سے لکھنے کے قابل ہوتی ہے - جرمن چونکہ آجکل انگلستان کا بہت دوست بنا ہوا ہے - اسلئے اوسکو بھی خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو بوساطت دوستی انگلستان میری عملداری مین بھی طاعون ملعون آدھمکے - اسلئے اوسنے یہان کے ڈاکٹرون کی نصیحت پر ابھی سے عمل کرنا شروع کر دیا یعنے یہ حکم عام طور پر جاری ہوگیا کہ تمام شہر کے چوہے مار ڈالے جائین - مثل مشہور ہے کہ "قربی بلی چوہون سے کان کٹاتی ہے" یہان کی میونسپلٹی نے تو ڈاکٹرون کی اس تجویز کو اس وجہ سے مان لیا تھا کہ وہ طاعون کی وجہ سے عاجز آگئی تھی - جرمن بیچارے کو کیا آفت پڑگئی کہ اوسنے اس بے اثر تجویز پر ابھی سے عملدرآمد شروع کر دیا -

شاہ مار کمیٹی

انارکسٹ کے ممبروں پر خدا جانے کیا بھوت سوار ہے کہ وہ دنیا کے کل بادشاہوں کو ٹھنڈی نظروں سے نہیں دیکھ سکتے جیسے بادشاہ کو اپنی سلطنت کے بڑھانے کا شوق رہتا ہے اسی طرح فرقہ انارکسٹ کو سلطنت کے برباد کرنے کا خیال لگا رہتا ہے۔ اور یہی تجویز کہ خیال ہی خیال میں وہ لوگ زندگی بسر کر دیتے ہوں نہیں۔ جہاں تک ان سے ممکن ہوتا ہے وہ عملی طور پر ثابت کر دکھاتے ہیں کہ فرقہ انارکسٹ کا ہر عضو اپنی دھن کا پکا ہے۔

یورپ کی سلطنتیں آجکل ترقی شوکت کے زور پر چڑھی ہیں اور انکی شان جلال استقلال روز بروز ہو کر ہر بادشاہ کوس لمن الملک بجانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ خدا کی شان دیکھو کہ انہی کی عملداری میں فرقہ انارکسٹ رہکر سوچتا ہے کہ تمام دنیا پر انکی سلطنت کو ملیامیٹ کر دینے کی کاروائی میں سرگرم رہتا ہے۔ اور تماشا یہ ہے کہ ہر والی ملک کو اس دشمن جانی فرقہ کا اچھی طرح حال معلوم ہے بلکہ یہ کامل یقین ہے کہ فرقہ انارکسٹ کا ہر ممبر عزرائیل کی طرح ہر ایک کی تاک میں لگا ہوا ہے۔ لیکن پھر بھی وہ اس فرقہ کی جڑیں نہیں کاٹ سکتے۔ پہلے کئی بادشاہوں پر انارکسٹ والے وار کر چکے ہیں۔ اسی وجہ سے ہر والی ملک چوکنا تو ضرور رہتا ہے مگر کرے کیا کچھ بس نہیں چل سکتا جیسا کہ بمبئی کی پولیس شہنشاہی ٹولی کو غارت نہیں کر سکتی ایسے ہی شاہان یورپ بھی فرقہ انارکسٹ کو نیست و نابود نہیں کر سکتے۔ وہ کوشش تو بہتیری کرتے ہیں مگر کامیاب ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ جب تک دشمن فرقہ کا پتہ نہیں چلتا ایسی حالت میں فرقہ کا بھی پتہ نہیں لگ سکتا [illegible]

کون ہے کون نہیں

باوجودیکہ اس فرقے کے تین چار ممبر گرفتار بھی ہو چکے ہیں مگر ابھی تک پتہ نہیں چلا کہ اس شرارت مآب کمیٹی میں کون کون شریک ہے۔

حال میں اس ہی کمیٹی نے شاہ اسپین کو شہید بنانا چاہا تھا مگر خوش قسمتی سے شاہ اسپین بال بال بچ گیا۔ ان ظالموں نے بندوبست تو سب کر لیا تھا مگر ایک آنچ کی کسر رہ گئی۔ گو انہوں نے موقعہ تو ایسا تاکا تھا کہ اگر کامیاب ہو جاتے تو تمام دنیا میں شاہ مار کمیٹی کا نام ہو جاتا۔ مگر وہ جو کہتے ہیں کہ جسکو خدا رکھے اوسکو کون چکھے اور ظالموں کا دل گردہ تو دیکھو کہ رنگ میں بھنگ کر دینے کا ارادہ کر لیا تھا۔ شاہ اسپین نے تخت نشینی کا جلسہ کیا اور اس تقریب میں تمام بازاروں کا جلوس گشت لگا رہا تھا۔ بادشاہ بھی [illegible] انتظام ہلاکت یہ کیا تھا کہ موقعہ لگے یہ ایک شخص بھیڑ کے شاہ کی گاڑی کے پاس پہونچ جائے اور گاڑی کے اندر ڈائنامیٹ کا گولہ ڈالدے۔ یہ انتظام تو ایسا تھا کہ اگر گولہ ڈالدیا جاتا تو کامیابی یقینی تھی [illegible] گاڑی اور [illegible] ہو جاتا۔ اور وہی نہیں گاڑی کے پرخچے اور [illegible] کے پرخچے اوڑا دیتے۔ وقت قریب آپہونچا تھا مگر اوس فرقہ کے جوش نے کام بگاڑ دیا۔ ایک شخص [illegible] بھانڈا پھوٹ گیا۔ وہ یوں کہ ایک شخص جوش میں آکے بھیڑ کو چیرتا پھاڑتا شاہ کی گاڑی کے پاس پہونچ گیا اور بآواز بلند یہ کہا کہ ای بادشاہ تو اپنی بہن سے میری شادی کر دے اوسی وقت تماشائیوں میں کھلبلی پڑ گئی اور پولیس نے دوڑ دھوپ شروع کر دی [illegible]

مسٹر چیمبرلین کی ٹراگی

لے دیکھئے یار دو تماشا [illegible] ابھی چند روز کا واقعہ ہے کہ صلح کی بابت مسٹر چیمبرلین [illegible] لبرل پارٹی کے ممبر جو صلح [illegible] اور ہر مسٹر چیمبرلین [illegible] کہ اگر ہم امن صلح کی آرزو [illegible] دنیا [illegible] بوئروں کی طرف [illegible] قیامت ٹوٹ پڑے۔ مگر جناب تماشا [illegible] ٹوٹ سکتا۔ [illegible] صلح کی آرزو کو اپنے دل میں [illegible] دیں۔ اسی ضمن میں [illegible] مسٹر چیمبرلین بہادر نے [illegible] صلح کی ضرورت ہی کیا ہے۔ [illegible] بوئروں کو [illegible] اونکو غرض ہو گی تو وہ [illegible] صلح کے لیے [illegible] بلکہ اگر ایسا ہوا بھی تو بھی ہم ذرا مشکل [illegible] کیونکہ [illegible] لارڈ کچنر [illegible] غرض مسٹر چیمبرلین بہادر [illegible] تماشا [illegible] مصنف [illegible] کہ انکا جوش کسی طرح نہیں کم نہیں ہو گا [illegible] بوئروں کا [illegible] تک ناس کر کے [illegible] اب خدا جانے بوئروں کی طرف سے [illegible] میں کچھ ایسا [illegible] کہ وہ خود ہی [illegible] آرزو مند ہو گئے۔ چنانچہ گذشتہ ہفتہ [illegible] جو درخواست [illegible] کے بعد [illegible] جاتا ہوں کسطرح بوئروں [illegible] صلح ہو جائے [illegible] مسٹر [illegible] بہادر [illegible] گیا۔ بوئروں کی [illegible]

معرکہ آرائی

رنڈیوں کا انوکھا آمدنامہ

آمدن ۔ آنا ۔ آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پورے عقل کے اندھے تماشبینوں کا کسی ایسی رنڈی کے گھر جسکی عمر سولہ سے بھی زیادہ ہو اور منہ رنگ ذیل اوصاف کی معجون ہو۔

اول تو چہرہ پر نظر پڑتے ہی سیب گلی لگی یا ٹوٹکا مارا گویا آم معلوم ہو۔ رنڈی کی طرح نازک نازک ہاتھ پیر۔ چنپئی ناک سوکھے گال تاروں میں ٹنگے ہوئے کالے کالے بال ہوں۔ گر گھر ایسی پتلی ہو کر چلنے میں کمر سے کر ستر بل کھائے۔ منہ اور نہیں تو بھلا گنگا جمنا کا دو تو ہو۔ دانت بھلا ایسے تو ہوں کہ جس کو کاٹ کھائے اوسکے کلے ال ہی جانے بن پڑے۔ لب لعلین مسی کے ٹھوٹھ تو ہوں۔ بانو کی کثرت استعمال سے دو پلپلی تھیلیاں سامنے لٹکتی ہوں۔ باب الوصل ایسا ہو کر دمدار لڑکی کے اوتارنے یا سر جگانے کی ضرورت نہ پڑے۔ اور جس میں زیادہ نہیں تو اگر قسمتوں سے کنہیا ادہی میں نامزد ہو گئے تو چہرہ جھینپ تو اجلاس کر سکیں۔ (اب ہی تین مہینہ کی کسر رہجاتی ہے) مگر ایسا ہی نہ ہو کہ اندھیرا جانے تیر سے کے شوق میں اگر اتفاق سے غوطہ کھا جائیں تو ہاتھ پیر ہی مارتے رہجائیں کنارہ یا تھاہ ہی نظر نہ آئے۔ ناو ستگانے کی ضرورت چالیس یا سو اڑتالیس ہاتھ کی خبر لائیں۔ اور سو سو تا پیہ کہنا پڑے

دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار
کہ پیدا نشد تختہ بر کنار

لے لو۔ یہ تو کہنا بھول ہی گیا کہ مست انکھڑیاں کیسی ہونا چاہئیں؟ نشیلی کٹیلی رسیلی گول گول بڑی بڑی کہ بس دیکھتے ہی یہ شبہ ہو کہ ڈبے میں جونا دبا رہا ہے۔ یا قبر سے بجو نکل پڑا ہے۔ اور یرقان نے آنکھ کی سفیدی پر ایک ہلکا زعفرانی رنگ دوڑا دیا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی مدت بعد تپ کہنہ نے جسے عرصہ دراز سے شرف ہم آغوشی حاصل تھا فاقت چھوڑی ہے۔ اب گلے ہاتھوں یہ بھی سن لیجئے کہ گانا کیسا ہونا چاہئے۔ بی صاحبہ جس وقت گن گنائیں تو بس یہی معلوم ہو کہ گویا چینی تخ کھچڑ کھا رہی ہے۔ جب بہ آواز گائیں تو معلوم ہو کہ گلے میں شور بول رہا ہے۔ مگر آواز سریلی ایسی ہو کہ تینوں جگہ میں سے کسی جگہ سے کیا مجال کہ بے سری ہو جائے۔ تال کی ایسی پکی ہو کہ کسی خاص وقت میں بھی بے تالی ہونے پائے۔ بلکہ جہولا جہولتے وقت دوسری تیز تم سے شروع کریں اور سم ہی پہ الگ ہو جائیں۔ جب **تان** لیں تو بلیا بھر کے گدھے اکٹھے ہو جائیں۔ کتے بھونکنے لگیں کوے بولنے لگیں۔ تان سین اور بیجو باولے کی ارواح صدقے ہونے لگے۔ راکشس بھی ڈر کر چشم بد دور بتائیں ہیں۔ بہاسے ہاتھ کی حرکت ایسی ہو کہ معلوم ہو کہ مکھیاں مارتی یا چرخہ کاتتی ہے۔ جب ناچنے کھڑی ہو۔ تو مٹی کی گجری یا بیل کی گھنٹی کا دہوکا ہو۔ جب ناچے تو چلبلی یا چھچھوندر کا شک ہو۔ جب ترانہ لے تو کسی حامی ملت کی ٹھوکر یاد آجائے۔ نیز رنگ رنگنی کے اعمد کوئی چیز اچلے ہی نہیں۔ ٹھمری کا۔ دادرہ۔ غزل کی طرف کبھی رخ نہ کرے۔ جب گائے تو راگ کی چیزیں۔ شیہ۔ آستائی۔ پیچ۔ سوہنی۔ دھرپت۔ ایمن کلیان مالکوس وغیرہ وغیرہ۔

وقت خاص میں ایسی جھوم مچاتی ہو کہ سر کا پسینہ اڑی کو آجاتا ہو۔ کہ کاپنڈت بھی اپنے کان اینٹھیں۔ ایسی رنڈی سے پناہ مانگیں۔ کمر اور نہیں تو بھلا تیس گز تو ہو۔ چہلے بس یہ معلوم ہو کہ چکی گھوم رہی ہے۔ یا چرخی چھوٹ رہی ہے۔ جسم میں ہڈی کا نام نہیں۔ بدن کے جس حصہ کو جہاں سے چاہا توڑ لیا۔ غرض ہٹ تیرے کی۔ دہت تیرے کی دھوم مچتی ہو مگر بھی ایسی رنڈی نہ ہو کہ پوری تنخواہ انکو خزانہ میں گھس جائے اور پھر لگے خود ایک ایک پیسہ کو محتاج رہیں۔ جب کبھی پیسہ دو پیسہ کی ضرورت بھی ہو تو بسورکر اور رو کر مانگنا پڑے۔ بات کرتے ہی رنڈی جوتے سے جواب دے۔ غرض **آمدن**: آنا ایسی رنڈی کے گھر۔ کیوں حضت ایسی چھپیل معجون کہاں مل سکتی ہے؟ بلیاں ہی۔ مگر کوئی لونڈی ہو۔ باندی نہ ہو۔ جی نہیں۔ بہت ہی شریف خاندان سیدزادی۔ پاک عصمت۔ واہ وا پہر کیا ہے۔ ایسی ہی رنڈی کی تو تلاش تھی۔ اچھا بھئی

سرکاری بولی دو آنہ ۔ دو آنہ
خوبدار پہلا ۔ ۲/ ۱۰/ ۱۰/ ۲/
کلس دوسرا ۲/ ۳/ ۳/ ۳/
نیلام کنندہ: بولا جاتی ہے جسکو لینا ہو لے بہت سستی چھوٹی ہے۔ تین آنہ ایک۔ تین آنہ دو۔ بولو بولو
شمالی ہند کا سب سے بڑا بدمعاش: ۴/
نیلام کنندہ: ۴/ ایک۔ چار چار بولو بولو کوئی اور بڑھیگا۔ بولی ختم ہوتی ہے۔ ایک۔ ایک۔ ایک

دور بین - بڑی خستہ - اور چہرہ گرانی لطافت زہرہ نیلام زندگی کو لیکر چلتے پھرتے نظر آتے باقی دوسرے مقصد یار ور دوسرے سبین ہیں -

---

لکھنو کہتے ہیں جسے سماب وہ اسی شہر کا ہو نہیں خانہ خراب

از لیلیا

ریاست سرمور و نالاگڈہ

آرزو ہی رہی صبح وطن کی جگر
شام غربت ہے عجب وقت سہانا تیرا

ننھے ننھے دل کی پھڑک جگر کی ٹیس آنکھوں کی دیکھ بھال نے جیتے ہمارے ہاتھ پاؤں سے چلتے ہی رکھے جس پر اللہ کی مہر ہو اوس کو صبح وطن اور شام غربت دونو یکسان ہی بات ہے - ہمارا دل گلاب کی کلی کیطرح کسی کی محرم میں سدا رہا جہاں بیٹھے نازنینوں نے چلمین بچھا دیں حسینوں نے گلشن حسن کی بہار دکھلائی مگر خوش مزاج یار کی طرح بگڑے بڑے کبھی کسیکو گلے کا ہار نہ بنایا - جہاں گئے اپنے پاکیزہ خیالات کا وہ اثر ڈالا کہ دم رخصت ہائے مسیحا ہائے مسیحا کہتے لوگ کلیجہ پکڑ کے رہ گئے -

ہر جگہ ہر مقام کے لوگوں کا مزاج معشوق کی طبیعت کیطرح بدلا ہوا دیکھا جو بات ایک میں پائی وہ دوسرے مین نہ دیکھی اگر کوئی ناوک نظر سے گھایل کرتا ہے تو دوسرا آنکھوں میں جگہ دیتا ہے بوسہ کا نام ایک کی چڑ ہے تو کسی نازک مزاج لب کی سخاوت اسی پر آ رہی ہے کہ کوئی جوبن کے ابھار پر شیدا ہے - ہزاروں گل اور دولائی سے چھپایا جائے مگر طبیعت کب رکتی ہے سے

اوٹھی ہی جو بن دولائی جلیا نہ تہا دو کہ
جو بن چھپا یا تم نے لیکن چھپا نہ جاتا

کوئی حیا کے مارے نیچے نظر کئے بند ڈوپٹے کئے ہے تا کہ ہمارا اونچا جوبن غضب نہ ڈہائے کسی کے رخ روشن کی ضیا خرمن ہستی کو پھونکے دیتی ہے کوئی چشمہ خورشید سے چلتے چہرہ کو چھپائے دیتا ہے -

غرض کہ واضع نے ہر ایک کی وضع نرالے رنگ ڈھنگ کی بنائی ہے - ہم ریاست کو تین بجے بندو درگا ریاست تمبار سے چل نکلے اس ریاست کا ذکر ہم پھر کسی وقت درج اخبار کرینگے اس وقت ہمارے احباب کی یاد نے دم گھٹا رکھا ہے بابو شو سرن داس پوری کی عنایتین اور ان کا عمدہ برتاؤ ایسا نہیں جسے میں بھول جاؤں راجہ صاحب سرمور نا ہن نے جو خلاف قاعدہ ان لوگوں کی ساتھ برتاؤ کیا ہے جو لکڑی کی تجارت کرتے ہیں اور ہزاروں روپیہ کا جنگل خرید کرتے ہیں وہ بالکل بیجا کیا - راجہ صاحب نے ایک اشتہار اپنے محکمہ جنگلات میں شایع کر رکھا ہے جو سوداگروں کے لئے دو سال کے مہلت درج کر رکھی ہے اور روپیہ کی ادائگی کی قسطین وغیرہ مختلف طور سے درج ہیں کہ فلاں قسط فلاں موقعہ پر لی جائیگی - جب اہر ہے سوداگروں نے جنگل خرید کر لئے اور اپنا اپنا کام شروع کیا تب راجہ صاحب نے اون کی تمام کام روک لئے اور اس بات پر مجبور کیا کہ کل روپیہ یکمشت وصول کرینگے اور ٹھیکے کے وقت سوداگروں کو ایکسال کی مہلت دی گئی بیچارہ سوداگروں نے مجبوراً اپنے وطن واپس اگر جس طرح سے اون سے بن سکا روپیہ کی تجویز کی خواہ سود پر یا اپنا کوئی زیور رکھ کر کہا کہ روپیہ بھیج ہو چکا یا ہے کیوں ناظرین کہو یہ راجہ صاحب کی بٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے - والی ملک کا اپنے قول پر قائم نہ رہنا کتنی بڑی کمی بات ہے - ہم اس بارے میں زیادہ نہیں لکھ سکتے پھر کسی وقت پوری پوری کیفیت درج کرینگے اس وقت ہم ریاست نالاگڈہ کی کیفیت بھی لکھنی چاہتے تھے مگر بوجہ تکلیف کے نہیں لکھ سکتے البتہ یہ لکھنا ضرور ہے کہ رعایا نالاگڈہ سخت تکلیف میں ہے ایک تو غریب رعایا پر طاعون خان بہادر ہاتھ صاف کیا دوسرے حکام لوگوں کی ڈانٹ ڈپٹ نے اور بھی گھبرا دیا اس وجہ سے رعایا میں سخت شورش پھیل گئی - پولیس کے چند آدمیوں کو مار پیٹ بھی کی ان میں سے اکثر آدمی گرفتار کئے گئے مگر مودی چڑیا ایک بھی گرفتار نہ ہوئی - یہاں کے حالات ہم پھر کسی وقت درج کرینگے اس وقت بوجہ سفر کے نہیں لکھ سکتے ناظرین معاف کرین کل سے آسمان ابر چھا رہا ہے - کچھ کچھ ترشح بھی ہے مگر کھل کے بارش نہیں سے

بہار آئی چھلکائے سرگلوں نے کیف مستی سے
پڑا ہے گردن ہر شاخ زرین ہاتھ گلچین کا

کیون دل اے آفت نگاہ یار کا سکر ہے
اک تو پہ مین غم پہ دو سراجا مارا

وہی جلتا پرندہ شیخ زین العدین آفت متعلق العصر

قطعہ تاریخ شادی کتخدائی مشفقی الوردین ساکن لکھنو وارد بمبئی - از احقر نور محمد نور رسا شتیہ

مرحبا وصل علی وصل علی و الدین حج نوشہ بنیئے
دہوم سارے لکھنو مین مچگئی شادیانے بج رہے ہیں جھکیلے
بنہ گیا شادی کا سہرا دل کے سب ارمان پوری ہو گئے
گلشن عالم مین ہے چرچا سدا کیسا خوش ہیں ہے شادمان

مصرع سال عقد نور لکھو
سہرے مشفق نوجوان نوشہ

الوان نعمت یاروں کی ہمت

دل لگی کی آرزو ہمیں رکھتی ہے ہمین
ورنہ یان بیرونقی مسود حرانا گشتہ ہے

ہمارے بھائی پنچ قلم قصائی پنچ بنجری کے محمود پنچ مسٹری کے مقصود پنچ مخدوم اینجانب میان پنچ بہادر خان دام بہادر یکم - بابدولت خوردن کا سینہ گرداننے ہین ذرا کان پہٹ پہنا ڈالئے خوردن دنیا کا غم کہانا خوردن - شہیدون کی مار کہانا خوردن - کمینون کا بیان کہانا خوردن قلعبان سے مل کر بہاڑ کہانا خوردن بدزبانی پر طمانچے کہانا خوردن ماں باپ کی جان کہانا - خوردن اکڑ اکڑ کر چلنے مین ٹہوکر کہانا خوردن کوچۂ محبوب مین چکر کہانا خوردن سیٹھ بن کر سود کہانا خوردن ہوٹل مین اور کہانا خوردن خدا کی قسم کہانا خوردن بےوجہ غصہ کہانا خوردن خریدار بن کر اخبار کہانا خوردن ایڈیٹر بن کر سالانہ قیمت اخبار کہانا خوردن اہل ہنر پر خار کہانا خوردن رمضان کے روزے کہانا خوردن تلاوت قرآن مین زیر و زبر کہانا خوردن طاعون سے خوف کہانا خوردن چوپائی پر پڑا کہانا - الغرض کہانے کے سوا کسیکو کوئی بات ہی نہیں سوجہتی بابدولت نے ایک نظم بہی لکہی ہے مگر وہ بہی بالکل کہانے سے پُر ہے - لیجئے سُنئے -

عرض نظم

جانداروں کے مقدر مین ہے آیا کہانا
چیونٹی نے ہاتہی ہر ایک طرح سکہایا کہانا

وہ ہے اسوقت مرا انسان جو کہ کہ اپنا
سکہ اللہ سے ہان ہیچ پرایا کہانا

مک چیز ہے جس کے لئے پہرتے ہین سلام
کل وہ جہکتا ہے جسے آج کہ ایپنا کہانا

ایک سے سکہتے تو لاکہون ہی چلے آتے ہین
کیہ عجب چیز ہی خالق نے بنایا کہانا

بہ ہے وہ شے کہ تصور سے جو جاتی ہی بہر
خانۂ دیکہکے کہتے ہین کہ آیا کہانا

اوسکے گہر منگاؤن کا بازار ہی لگ جاتا ہے
جس نے بزاز سے کہا جبکو منگایا کہانا

انگلیان چاٹتا اٹہتا ہے ہر ایک باورچی
خواب مین دیکہ کے اتنا کہ پکایا کہانا

شیخ مسجد سے چلے کان مین دعوت پہنچی
رند بہٹی سے اوٹہے دل مین سمایا کہانا

عاشقو وعدۂ وصل آج سٹہائی پہ ہوا
ترشرویون کی کہٹائی کو مٹایا کہانا

چور سے پوچہنا ہشیار سے کی نادانی ہے
کیون بہلا چور نہ ہوٹل سے چرایا کہانا

اس زمانے کے گداؤن نے تبقریب ہم
گالیان کہا کے جہلوون سے دلایا کہانا

درمیان دو کے جو جہگڑا ہو تو کہا نا کہہ
کہا وٹہ ہین کہ چلو یار اُٹہایا کہانا

پہر خفا لیڈی تو کہہ دو اوسے جنٹلمینو
بائی ڈیر ہم نے یہ تم واسطے لایا کہانا

بند دروازون مین یا دیگ مین تیار کرو
بو ہی خوش بیکے وہین ناک مین آیا کہانا

بمبئی مین ہے یہ نقشہ کہ وضع اور شریف
چلتے چلتے سر بازار اُڑایا کہانا

جہاڑ و دیتے ہین مکہ کو شکم کے بندے
نام اللہ کا رہا خوب بچایا کہانا

کیون مسافر کو ہے مسجد مین ذرا کی تلاش
چارپائی مین کئی طرح کہلایا کہانا

بوڑہے تو بوڑہے ہین بچے بہی دہیل پڑے ذند
منہ چڑانے مین جو انگلی سے بتایا کہانا

فرضی پنچ کی سیوی نہیں مگر شاباش
تم نے مضمون مین کئی بار سُنایا کہانا

مرحبا شاباش

لعلم

ایک ملاقات کا بہوکا

میونسپلٹی اور ہم

نمبر ۶

ڈراپ سین

ناظرین پنچ بہادر کہین ڈراپ سین کی سُرخی کو کہو کر یہ نہ سمجہ بیٹہین کہ مسٹر قیامت نگار نے میونسپلٹی کے متعلق مضامین لکہنے سے ہاتہ اوٹہا لیا ہے نہین قبلہ - ہرگز نہین - بابدولت کا مطلب تو مطلب شوق سی دیگر است کا مصداق ہے اب تو سنئیے ہم نہ کہتے تہے کہ سے کوئی کفن کہیں تا کہین دیکہئے آخر کو پتہ آپکا جاتا رہا

آپ لوگون کو یاد ہوگا کہ اینجانب نے پیشین گوئی کی تہی کہ بہت دوکاندار جنہیں میونسپلٹی نے کرایہ مکان کی حیثیت اور ضرورت سے بہی کہین زیادہ بڑہا دیا تہا - وہ وقت قریب ہے کہ یہ لوگ میونسپل کے بخشو بی بلی چوہا لنڈورا ہی بہلا کہنے والے ہین - چنانچہ فی الحال اکبر علی نان بائی نے درین دنیا سے بے پایان مریخ خان بجاج فرزا دل افگنیم بسم اللہ مجبر بہادر مرسا ہا پڑہ کر میونسپل کر خیر باد کہدیا - اور ایکدم ساتہ چہتے خالی کر دئے - غریب یہ نہ کرتا تو کیا کرتا اس نے سوچا کر دن بہر جو اپنا ہو سکتے ہو سکتے خون پانی ایک ہو جاتا ہے اور کمائی خاک بہی نہیں اور کبہی بلی کے بہاگون چہینکا ٹوٹ پڑا اور کچہ منفعت گرم ہو گئی تو وہ میونسپلٹی کی بہینٹ چڑہ جاتی

اور ہمارے لئے وہی ڈھاک کے تین پات کا مضمون رہا۔ اس سے تو یہی بہتر ہے کہ نہ رہیگا بانس اور نہ بجیگی بانسری پر عمل کرنا چاہئے۔ اور سُنئے اگر ریل کے بعد دو ایک سواری پیدل بھی میونسپل کا نادری ہیوٹ پر سوار ہوا تو بس حضرت ہیجی کا ٹون کر دیتا تھا کہ ہاتھ پر ہاتھ دہرے بیٹھے رہے۔ اب میونسپل نے جو دیکھا کہ یار لوگ ابھی سادہ رہے ہین تو اس نے دلالی شدہ کمرو پر ڈراپ سین گرا دیا۔

اب ہم ممبران میونسپل سے بہت عاجزی اور انکساری سے پوچھتے ہین کہ کیون قبلہ اس کارروائی سے نقصان کس کس کو پہنچا ابھی آپکا اس سے کیا۔ آپ لوگون کے تو یہی مثل ہے کہ حلوے مانڈے سے کام غرض کسی سے غرض۔ آئے اور موچھون پر تاؤ دے کر دم سے آسن جما کر بیٹھ گئے۔ مردہ بہشت مین جائے چاہے دوزخ مین۔ اگر ممبران میونسپل دوکانداروں کی حالت اور حیثیت پر سرسری نظر بھی ڈالئے۔ تو غریب دوکانداروں کے پیٹ سے لانے پڑتے۔ اور نہ ہماری گورنمنٹ دولت مدار کا نقصان ہوتا۔ یہ تو ہم جانتے ہین کہ ہماری سرکار کے خزانے بھرے پڑے ہین۔ یہ کیون آپ کے اس بہودے انتظام پر افسوس ظاہر کرینگے۔ لیکن نہین۔ آپ سب بہوتا کی لنگوٹی پر عمل کرنا چاہیے تہا۔ آپ جانتے ہین کہ ہم ایسے خیر خواہ سرکار کیسے صبر آسکتا ہے۔ ہم کو تو سرکار کا نقصان کسی پہلو اچہا نہین لگتا۔ کیونکہ سرکار ہماری ہے۔ ہم سے تم سے انہین سے وصول کرکے خزانہ کا پیٹ بہرتی ہے۔ یہ سب ہمارے ہی پیٹ مین جاویگا۔ ہم کو تو سب سے زیادہ افسوس ایک میونسپلٹی گرگر پر ہوتا ہے کہ ذات شریف زور ڈیم پر لٹکر شہر کے چارون کہونٹ اینڈتے پہرتے ہین۔ اور خصوصاً بیٹھے چوک سے ہو کر ڈراپ سین والے کمرون کے سامنے سے گذرتے ہین۔ ہمگر ان نے اُن کو اتنی توفیق بہی نہیں دی کہ یہ اتنا ہی پوچھ لیتے کہ یہ ڈراپ سین کب تک پڑا رہیگا۔ افسوس۔ اے حضرات ممبران میونسپل کمیٹی ... اب بہتر یہی ہے کہ دوکانداروں کا کرایہ بدستور مقرر سمجھئے۔ کیونکہ دوکاندار بہی کچہ دن بیکار رہے ہین۔ اگر خدانخواستہ ان لوگون نے بہی دوکان کو خیر باد کہدیا تو یہ نقصان کس کی گردن پر رکہا جاویگا؟ کہئے کیا سمجہے؟ (باقی آئندہ)

گہر کا بہیدی لنکا ڈہائے

وہی خیر خواہ عالم مسٹر قیامت نگار از لکہنؤ

شملہ مین ایک نئے قسم کا مقدمہ ہوا۔ مسٹر میلارام آریہ سماج کے پریسیڈنٹ اور مسز ٹنڈر ایک مشنری لیڈی مین خوب اوٹھا بیٹہک ہوگئی اور اس سارے جہگڑے کی جڑ ایک چہوکری تہی جس کو لیڈی صاحبہ قحط کے زمانہ مین لائی تہین۔ مسٹر میلارام نے دیکہا کہ یہ تو بیدہ ہو رہی۔ لیڈی صاحبہ اس کو عیسائی بنا چہوڑینگی آپ نے کوشش کی کسی طرح اس کو اپنے یہان اٹہا لائین۔ اور ہندو دہرم شریک کر دین چنانچہ وہ اوس کو اٹہا لائے۔ مسز ٹنڈر نے بہی نہ آؤ دیکہا نہ تاؤ جہٹ سے ایک مقدمہ تو جاری کیا مسٹر میلارام پر اغوا لڑکی کو جائز ولی کی نگرانی سے بہگا لیجانیکا۔ خیر صاحب۔ پولیس نے مسز ٹنڈر کا ساتھ دیا۔ مجسٹریٹ صاحب بہی کچہ اسی رنگ مین شرابور نکلے۔ مسٹر میلارام کو حاجت مین جہونک دیا۔ آخرکار مقدمہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شملہ کے اجلاس مین منتقل ہو کر آیا۔ اور بال کی کہال نکالی جانے لگی۔ انصاف کا بول بالا ہے۔ مجسٹریٹ نے یہ تجویز کیا کہ مسز ٹنڈر کو کوئی جائز حق اوس چہوکری کے ولی بننے کا نہین ہے اسلئے مقدمہ ڈسمس اور میلارام رہا۔ یہ تو ہو گیا مگر حاجت مین جو دن کاٹے اون کا کون جوابدہ ہوگا۔ سنتے ہین کہ آریہ سماج والے وائسرائے بہادر کے یہان اوس کے متعلق فریاد کرنیوالے ہین چلو سستے چہوٹے فریاد و رہا و کرتے رہیے۔

ہمارے لارڈ کرزن صاحب بہی ایک ہی پیتا ہین۔ اون کو بزرگون کی بیخ کنی سے کچہ ایسی دلچسپی ہے۔ جب آپ نارد ... تو سرغزل یہی سمجہتے ہین کہ آج اتنے بزرگون کو بیت کیا اور اتنے بزرگون کی تکمیل ہاتہہ مین آئی حضرت بزرگون کی ہستی ہی کیا ہے۔ اگر چاہین تو سب کو بزرگون مین گس کر دیا اور سنئے مین مجالدو۔ جلد چہٹی ہوئی۔

آپ نے کچہ سنا ہو شاہنشاہ اسٹریا ... دربار کے موقع پر مرے ہین۔ آگ سے بہنے لگے کرکری کیا جانے مشرق اقصی کی نسبت تو ہم سے اور روس سے دوستانہ نبہتا ہے (روانہ ہوئی) اور اس سے قیام امن کی امید ہے۔ منزور

آصف کمیٹ ... کے متعلق آخر ۱ ماہ اکتوبر سے قبل دہلی مین قائم ہو جاویگا۔ اس مین غرض یہ ہے کہ تفصیلی انتظامات ہو سکیں۔

زمانہ کے نوعمروں کیلئے ایک عجیب و غریب نسخہ

حکیم کلو خاں دہلوی کہ اپنے زمانہ میں سچ مچ کے مسیحا سمجھے جاتے تھے اور اپنے معالجات سے گویا مردے جلاتے تھے اور حکیم شریف خاں صاحب دہلوی کے سینہ بسینہ کی وہ اسرار مکتوبہ تجربات جس کے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہوئی ہوگی آپ دیکھنا چاہیں تو یہ نسخہ ملاحظہ فرماویں جس میں جریان سرعت سوزاک وغیرہ امراض کے علاجات اور مقوی باہ حلوجات اور معجونات اور طلا ریچی وغیرہ کے نسخجات عموماً اور دیگر امراض کے علاج خصوصاً مذکور ہیں۔ اس کتاب کا نام کنز الاسرار ہے باوجود ۱۸۰ صفحہ کے رفاہ عام کی غرض سے قیمت صرف ایک روپیہ ۸ آنہ رکھی گئی ہے بشرط ناپسند فوراً واپس خرچ طرفین ذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ۔ اے۔ ایم۔ حسن اینڈ کو مراد آباد

کوک شاستر

موسومہ

مراۃ العیش

یہ ایک طب کی کتاب ہے جو ہزاروں میں منتخب ہے اور بالخصوص نوجوان مایوس العیش کے دستگیر و قیام تندرستی کے واسطے مجرب نسخے کوشش بلیغ سے جمع کئے ہیں جن کے عوض اہل دنیا مال کیا جان بھی قربان کرنے کو دریغ نہ کریں گے۔ چار باب مردوں و عورتوں سے متعلق ۴۸ تصویر قیمت ایک روپیہ۔ (۱۲)

نمبر ۱۔ جودھیا پرشاد۔ محلہ قانون گویان۔ مراد آباد

اسلامی دنیا

مصر المؤید بلگریا اور مقدونیہ کی مفسدہ کمیٹی کی بابت لکھتا ہے کہ آجکل اس نے بڑی بڑی شرارتیں شروع کر رکھی ہیں چنانچہ سالونیک اور قوصوہ کے گورنر اور صوفیا کے ریذیڈنٹ سے کہتے ہیں کہ مفسد لوگ باغیوں کو ڈائنامیٹ کے گولے بنا بنا کر بھیج رہے ہیں اور کوستنجر و خنجر ایسی ... کو ترکی سپاہیوں کی وردی پہنا کر لوٹ مار کے لئے بھیجتے ہیں تاکہ یہ سمجھا جائے کہ ترکی سپاہی لوٹ مار کر رہے ہیں۔

دولت علیہ نے حکم دیا ہے کہ جفا کی بندر کو اتنا وسیع کیا جائے کہ بڑے بڑے جہاز اس میں بسہولت لنگر انداز ہو سکیں۔

دارالسعادۃ میں ایک یتیم خانہ کا مہتمم ایک اندھا شخص ہے جو لڑکوں کو فن نجاری کے متعلق عجیب غریب صنعتیں سکھاتا ہے۔ دارالسعادۃ کے اخبار اس کے کمال کی بہت کچھ تعریف کر رہے ہیں۔ مصر اللواء لکھتا ہے کہ اس شخص نے یتیموں کے تعلیم میں یہاں تک ترقی کی ہے کہ اس کے کارخانہ کی بنی ہوئی کرسیاں اور خوش وضع کاٹھ کی چیزیں بڑے بڑے کارخانوں پر سبقت لے گئی ہیں۔ ترکوں میں اس کے کارخانہ کی بنی ہوئی اشیاء کی بڑی مانگ ہے۔

سالونیک میں تین یونانی گرفتار ہوئے ہیں جو بینک عثمانیہ سے مصنوعی چک بنا کر روپیہ وصول کیا کرتے تھے تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ان کے ساتھ اور بھی بہت سے اشخاص شریک ہیں۔

شہر نوچیا اسکوب میں ایک یہودی تاجر کی دختر مشرف باسلام ہوئی۔ اسلامی نام فاطمہ رکھا گیا۔

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

ناظرین ایک نادر تحفہ آپ کے پیش نظر کرتے ہیں جو کئی سال کے تجربہ و کوشش بلیغ سے مرکب کیا گیا ہے۔ وہ تحفہ کیا ہے "خضاب لاجواب" مانند تیل کے برش سے بالوں میں لگایا جاتا ہے۔ پانچ منٹ میں بال سیاہ ہو جاتے ہیں رنگ نہایت عمدہ دیتا ہے۔ اور لطف یہ کہ بال نرم اور چمکدار رہتے ہیں اس کی قیمت بالکل قلیل رکھی گئی ہے جس سے ہر شخص فائدہ اٹھا سکے قیمت فی بکس ایک روپیہ (۱۲) محصول ذمہ خریدار پانچ بکس کے خریدار کو ایک بکس مفت دیا جائیگا۔ ہر درخواست کی تعمیل بذریعہ ویلیو پے ایبل ہوگی۔ ہمارے پاس صدہا سارٹیفکٹ اس خضاب لاجواب کے موجود ہیں۔ لیکن بوجہ عدم گنجائش چند صاحبان کے نام نامی ذیل میں درج کرتے ہیں آپ اپنے اطمینان کے لئے صاحبان ذیل سے تصدیق کر سکتے ہیں۔

(۱) آغا حسن علی صاحب بالیگنج کلکتہ (۲) احمد شاہ صاحب بالیگنج کلکتہ (۳) بابو امیر علی صاحب پرانا قلعہ راولپنڈی (۴) محمد حسین صاحب ریلوے ماسٹر رسالپور (۵) حکیم امام علی صاحب کرڈیا بازار کلکتہ۔ بالصفا یہ ایک قسم کا گلاب ہے۔ جہاں کے بال گرانے منظور ہوں وہاں تھوڑا سا لگا دیجئے بال فوراً گر جائیں گے لطف یہ ہے کہ سوزش نہیں ہوتی۔ قیمت فی شیشی ۴؍۔ علاوہ اس کے ہمارے یہاں ہر قسم کی ادویات موجود ہیں جس کسی کو کسی قسم کی دوا درکار ہو بذریعہ خط و کتابت قیمت کا فیصلہ کریں۔ المشتہر حضرت مولانا عاشق ... پیرزادہ شاہ ... کابلی محلہ پوسٹ آفس دہلی۔ خضاب مذکورہ بالا اس پتہ پر بھی ملتا ہے منشی عبدالرحمن آزاد۔ قریب فرش بہادر بجنور

جاسوسونکی رپورٹین

حیدرآباد دکن مین حضور والا کی سالگرہ ۱۹ دن رہی تھی۔ تواضع اور انتظام پر پونے دو لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔

مہاراجہ صاحب میسور کے ولایت جانے کے اخراجات کے لئے ۵ لاکھ خرچ کا اندازہ کیا ہے۔

جشن تاجپوشی ولایت کے موقع پر ہندوستان کے مسلمانوں کا ایڈریس طلائی کشتی مین دیا جائیگا ۳ ہزار لاگت ہوگی۔

کشمیر مین مرض گلا بندی کے شکایت پائی گئی ہے۔ اسسٹنٹ سول سرجن [illegible] مسٹر [illegible] وہان بھیجے گئے ہین۔

مدراس مین جشن تاجپوشی کی یادگار مین درختون کے لگانے کی خوشی بھی منائی جائیگی۔

ہند مین قحط زدون کی تعداد ۴۰ لاکھ [illegible] ہزار تک پہونچی۔ معذرت [illegible] پانچواں [illegible] ہین۔ [illegible] لاکھ ۳۲ ہزار برٹش قلمرو مین ہین۔ اور ایک لاکھ [illegible] ہزار قحط زدے والیان ریاست کی عملداری مین ہین۔

کانپور مین سنگھ لال عرف کالی رام کو جعلی سکہ بنانے کے لئے پانچ سال قید سخت کی سزا ہوئی۔

فیض آباد مین بابو بنگلا داس کی ۱۲ سالہ پوتی بیوہ تھی اس کی دوسری شادی کی گئی۔

عدالت مجسٹریٹ آگرہ مین سب جج بابو راج ناتھ پرشاد کا مقدمہ ہتک عزت پیش کیا گیا ہے۔ لالہ [illegible] چند ملزم ہے جس نے کہا کہ سب جج نے اوس سے [illegible] ہزار کی رشوت چاہی تھی۔ ٹھاکر امراؤ سنگھ [illegible] سنگھ کی معرفت رشوت بھیجے ہین۔ [illegible] سے ملزم کے نام وارنٹ گرفتاری جاری ہوا۔ وہ اب تک پکڑا نہین گیا ہے۔ تاریخ بدل گئی۔

لاہور کے میلہ بیساکھی پر طاعون زدہ لوگون سے کوئی یاتری آنے نہین پائیگا۔

برہما مین رنگون کے ریلوے پل پر حادثہ ہوا۔ مسٹر [illegible] صاحب انجینئر مر گئے۔

سندھ مین حال کے سخت طوفان سے کیٹی بندر پر اکثر کشتیان ضائع ہوئین نقصان مال عظیم ہوا۔ کراچی و کوٹری کے درمیان ۴۰ میل تک ریلوے سڑک بوجہ سخت طوفان کے خراب حال ہوگئی ہے۔

کشمیر مین موسم صاف۔ دھوپ تیز ہے۔ سر [illegible] برادر عزیز [illegible] کونسل ریذیڈنٹ [illegible] مین ہین۔

چیفکورٹ پنجاب مین غیر مقلدون کے تنازعہ مین [illegible] نہایت ضروری مقدمہ فیصلہ طلب ہے۔

کوچین کے متصل شہر مین جو [illegible] مین سخت آتشزدگی سے عظیم نقصان ۲ لاکھ کا ہوا ہے۔

رنگون مین حال کے طوفان سے ۵۰ ہزار گٹھر چاول کے دریا برد ہوکر ضائع ہوئے۔

چین مین ہندی فوجون کے ریلیف کے بابت سات بڑے دخانی جہاز لئے گئے ہین۔

دخانی جہاز [illegible] رنگون جاتا ہوا [illegible] مسافران غرق ہوئے [illegible] ہندو [illegible] بھول گیا۔

دربار قیصری دہلی مین فوجون کی تعداد ۶۰ ہزار سے زیادہ یعنی ۸۰ ہزار ہوگی۔

[illegible] کا [illegible] یادگار ۵۴ لاکھ تک جمع ہوا۔

پنجاب گیزٹ کے مسٹر جے جی [illegible] صاحب کو پنجاب کی کتاب تصنیف کرنے کے لئے دو ہزار روپیہ انعام ملا۔

برہما کے ساتھ ہندوستان کا سلسلہ تار ٹوٹ گیا تھا اب درست کردیا گیا۔ پیغام برابر جاری ہوگئے۔

کلکتہ مین [illegible] روڈ کی جدید سڑک نکالی گئی۔ ۸۰ فٹ فراخ ہے۔ نئی مارکیٹ بھی بنیگی۔

سندر بن (بنگالہ) کا [illegible] جرم [illegible] مین ڈیڑھ سال قید کا [illegible] قید خانہ ہی مین مر گیا۔

آواز ہے کہ دربار دہلی کے بعد میرٹھ مین جو قلعہ گیر فوج رہتی ہے [illegible] منتقل کی جائیگی۔

لاہور مین میونسپل روشنی بجائے [illegible] کے اسٹیشن گیس سے کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔

کرنال کے نواب عظمت علیخان بہادر لاہور مین آئے اسلامیہ کالج کے لئے ۵۰۰ روپیہ [illegible]

[illegible] مین یادگار جشن تاجپوشی مین آتشبازی کے جلسے ہونگے۔ پبلک ہال مع لائبریری قائم کرینگے۔

ہندوستان مین چار لاکھ آدمی [illegible] مارے گئے ہین۔

کوئٹہ مین ستیلا کا زور ہے۔

[illegible] کے متصل [illegible] ٹیلیگراف سگنلر پر بجلی گری [illegible] مردہ ہوگیا

کلکتہ میدان میں پٹڑیوں سے چیڑ چھاڑ کرنے کے جرم میں مسمی ٹامس ملازم سرکار کو ۶ ماہ قید اور ۵۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔

کشمیر دربار خیال کرتا ہے کہ پنڈی سری نگر کی سڑک پر خانی کار چلائیں۔

ہز ہائینس مہاراجہ سیندھیا والی گوالیار بھی جمعرات کو دارالریاست سے مدراس و ولایت ہو گئے۔

کونسل واضع آئین مدراس کا آئندہ اجلاس ۲۰ر جون کو کرہ اوٹکمنڈ میں منعقد ہوگا۔

برما کے معزول شاہ تھیبا کا تخت منڈالے سے کلکتہ کو لے گئے وہاں عجائب خانہ میں رکھا جاویگا۔

رنگون میں حال کے سخت طوفان باد و باران سے جہازی کمپنیوں کا نقصان ۹ لاکھ روپیہ اندازہ ہوا ہے۔

کنور گنج (ریمن سنگھ) میں چوری سینہ زوری سے رعایا چیخ اٹھی۔ وزارت کا آرام حرام ہو رہا ہے۔

نمائش دہلی کے لئے سامان بہم پہنچانے کے متعلق خاص احتیاط ملحوظ رکھنے کا انتظام حکام بلوے سے کیا گیا۔

ہند کی دیسی گرسہ نمونہ کی سرمائی وگرمائی پوشاک کے نمونے جو گورنمنٹ کو بھیجینگے۔

سکھر میں نمائش مسلمان کا سالانہ میلہ اس سال ماہ جون کو کرنا قرار پایا ہے۔

چھاؤنی میں کے افسران جنگ میں شمشیر نہ باندھینگے صرف قرابین اور شناسا مذہب۔

کشمیر ریلوے کو حضور لارڈ کرزن بھی چاہتے ہیں۔ ۲۰ میل ہوگی۔ یہ تمام برقی طاقت سے چلیگی۔ علمی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ پنجاب کے دریاؤں سے ۵۰ لاکھ گھوڑوں کی برقی طاقت حاصل ہو سکتی ہے۔

بنگلور میں بابو راؤ سونار و نرائن چیٹی ساہوکار گرفتار ہیں کہ ایک ہزار مالیت کا سونا (مسروقہ تھا) گلایا۔

صدر بازار بازار شاد ریویز سفر مینا کی ایک سپاہی نے ایک عورت کو قتل کر کے بندوق سے خودکشی کی۔

ہفتہ مختتمہ ۲۶ر اپریل کل آمدنی ریلوے ۷۰ لاکھ ۵ ہزار روپیہ یعنی نارتھ ویسٹرن کے ۰۰۰ ۲۳ ۸۔

ہز ہائنس راجہ صاحب پونچھ کی دختر کی شادی ۲۲ر جبیا کہ ہے موضع لبستی برات آئی ہے۔

مہاراجہ صاحب میسور کو اختیارات عطا کرنے کا مبارک جلسہ ۸ر اگست قرار پایا۔

ضلع اعظم گڈھ کے ایک پلیگ انسپکٹر ۸۔۸۔ آنہ کے تعویذ بیچنے کے الزام میں ہر گئے گئے۔

نندیگرام میں دارو غہ پولیس کے جل مرنے کی خبر غلط بلکہ فرار ہو گیا۔ جو تمام بازاروں سے جاتا تھا۔ عجیب باتیں مشہور ہیں۔ جو شخص بمع مکان جل گیا ہر رنگ کی بہاتی ہے۔ پولیس پر الزام ہے۔

احمد نگر میں کرہ فوجی بارکوں کی ترقی صحت کام کیلئے ۱۰ لاکھ ۹ ہزار منظور ہوا۔

بچھینڈ (مدنا پور) کے پوسٹ ماسٹر کو بجرم غبن منی آرڈر ۰۰۱ روپیہ ۲ سال قید سخت کی سزا ہوئی۔

سرحد پر محسود وزیری والے فصلیں کاٹنے میں مصروف ہیں۔ سوچتے ہیں کہ اب معاہدہ ٹھیک ہوا ہے۔

بلوہ میسور کا مقدمہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ منڈالے کرینگے ۲۲ ملزم ہیں۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس مستعفی ہو گئے۔

بہار بلوہ طاعون کا مقدمہ جیل پڑا مہتر اسی ڈیپٹی کر استغاثہ کیطرف سے پیروکار ہوں گے۔

آگرہ آباد سے بھی سخت طوفان باد و باران کی خبر آئی ہے۔ بہت نقصان ہوا۔

احاطہ مدراس میں آباد مکانات کی مجموعی تعداد جتلائی گئی ۷۰ لاکھ پانچ ہزار ۱۵۳ ہے۔

طاعونی شکار

تاریخ	حادثی طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۱۸ر مئی	۱۷	۶۰	۹۱
۱۹ر "	۲۵	۲۸	۱۰۲
۲۰ر "	۲۹	۲۲	۹۲
۲۱ر "	۲۹	۲۲	۹۲
۲۲ر "	۲۶	۲۷	۱۰۶
۲۳ر "	۳۱	۲۷	۹۳
۲۴ر "	۲۹	۳۳	۹۱

مطبع حمیدی بمبئی بھنڈی بازار میں باہتمام محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر بنچ بہادر کے چھپا